مولانا محمد صدیق ارکانی

ارکانی و برمی مسلمانوں کی حالت زار

برما کی حکومت نے میرج لاء کے نام سے مسلمانوں کے خلاف ایک قانون منظور کرانے کی تیاری کر لی۔ جو گذشتہ روز پالیمنٹ میں پیش کر دیا گیا ہے۔ نئے قانون کی رو سے مسلمانوں کو شادی اور بچوں کی پیدائش کے لیے حکومت سے پیشگی اجازت لینی ہوگی، کوئی مسلمان ایک سے زائد شادی نہیں کر سکے گا اور کسی غیر مسلم خاتون سے شادی کی صورت میں اسلام ترک کرنا ہوگا عالمی انسانی حقوق کی تنظیموں نے برما (میانمار) حکومت کی جانب سے شادیوں کے حوالے سے نیا قانون پاس کرانے کی اطلاع پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ کسی حکومت کو مذہبی قوانین کے حقوق کا اپنے طور تعین کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ برما حکومت کی جانب سے مختلف مذاہب کے لیے حکومتی سطح پر منظوری کے لیے پیش کیے جانے والے نئے مجوزہ قوانین کی ہر فورم پر مخالفت کی جائیگی۔

ادھر عالمی تجزیاتی فورم ''پولیٹیکل بلائنڈ اسپاٹ'' کی ایک رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ برما (میانمار) حکومت ہر قیمت پر ایسی پالیساں روا رکھنا چاہتی ہے کہ جن سے روہنگیا مسلمانوں کو ملک سے نکال باہر کیا جائے اور ایسی پالیسی کے تحت بدھ مت کے ماننے والوں کو ہر ضلع اور شہر میں مسلح کیا جا رہا ہے دوسری جانب روہنگیا مسلمانوں کو مختلف قوانین کے نام پر مذہبی اور معاشرتی محاذوں پر محدود کیا جا رہا ہے جبکہ حکومت نے مسلمانوں کیخلاف سیکورٹی فورسز کو بھی متحرک کیا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ برما حکومت کے ظالمانہ اقدامات پر اقوام متحدہ کا انسانی حقوق کا ادارہ بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گیا ہے کہ روہنگیا دنیا کی سب سے زیادہ ستائی جانے والی قوم ہے۔ واضح رہے کہ ''ڈیموکریٹک وائس آف برما'' کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ برما کے صدر تھاکس سین نے ملک میں تمام مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لیے الگ الگ قوانین لاگو کرنے کی منظوری دے دی ہے اور جلد اس حوالے سے بنایا جانے والا بل پارلیمان سے منظور کرا لیا جائے گا۔ نئے مجوزہ قانون کے بارے میں عالمی انسانی حقوق کی تنظیموں نے کہا ہے کہ یہ بل مذہبی اقلیتوں کے مابین منافرت پیدا کرنے اور خواتین کے حقوق غصب کرنے کا سبب بنے گا اس لیے اس کو مسترد کر دیا جائے تو بہتر ہے۔

اسی حوالے سے ٹرکش Weekly جرنل نے اپنی ایک رپورٹ میں برما کے دارالحکومت ینگون میں موجود نمائندے کے حوالے سے بتایا ہے کہ میانمار حکومت نے بودھ بھکشوؤں کی اعلیٰ اتھارٹی کی جانب سے ڈرافٹ کیا جانے والا ایک متنازعہ میرج بل ایوان صدر کو منظوری کے لیے بھیجا ہے۔ جس پر صدر تھاک سین نے دستخط کر کے اس کو منظوری کے لیے پارلیمنٹ کو ارسال کر دیا ہے۔ جہاں اس بل پر بحث کے بعد تمام شہریوں کے لیے لاگو کر دیا جائے گا۔ اس میرج بل کے حوالے سے حکام کا کہنا ہے کہ اس میں تمام مذاہب کے لوگوں کے لیے الگ الگ قوانین بنائے گئے ہیں جن میں سے سب سے بہتر اور موثر طریقہ کار بودھ بھکشوؤں کو دیا گیا ہے۔ جو کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والی خاتون سے شادی کر سکتے ہیں

اوران پر شادیوں کی تعداداور بچوں کی پیدائش پر بھی کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی ہے۔یعنی بودھوں کے لیے اپنی آبادی میں اضافے کے لیے کوئی پابندی نہیں ہوگی البتہ بودھ خواتین کسی غیر بودھ سے شادی نہیں کرسکیں گی اوراگر کوئی بودھ خاتون کسی مسلمان،عیسائی یا ہندومرد سے شادی کرنا چاہتی ہے تواس کواس کی وجوہات بتا کر سرکاری اجازت نامہ لینا ہوگا اوراس اجازت نامہ کوکسی بھی وقت ابتداء میں یا بعد میں کوئی وجہ بتائے بغیر منسوخ بھی کیا جاسکتا ہے نئے مجوزہ شادی قوانین کے حوالے سے مقامی جریدے ''میانمارٹائمنز'' نے بتایا ہے کہ انھیں بودھ مت کے اعلیٰ مذہبی بھکشوؤں کی جماعت ''مباتھا'' نے تیار کیا ہے،جس کے تحت حال ہی میں ایک قومی کانفرنس میں سینکڑوں بودھ بھکشوؤں نے پلیٹ فارم پر جمع ہوکر ملک میں بودھوں کی کم ہوتی ہوئی آبادی اور روہنگیا مسلمانوں کی آبادی میں روز افزوں اضافے پر تشویش کا اظہار کیا تھا اور نئے قوانین لاگوکرنے کی ضرورت پر زوردیا تھا۔

برمی جریدے کے مطابق نئے قوانین جن کو برما کی فوجی حکومت جلداز جلد لاگوکرنا چاہتی ہے میں بودھ مت کے ماننے والوں کوکہا گیا ہے کہ ان کی شادیوں کے لیے لائسنس یا حکومتی اجازت نامے کی ضرورت نہیں ہے، نئے شادی قوانین میں سب سے زیادہ سخت پابندیاں روہنگیااور مقامی برمی مسلمانوں پر عائد کی گئی ہیں۔نئے قوانین کے تحت مسلمان مرد کسی بھی حالت میں کسی بودھ،عیسائی یا اورکسی مذہب کی خاتون سے شادی نہیں کرسکتے۔جبکہ میانمار میں بسنے والے کسی بھی مسلمان مرد یا خاتون کی شادی کے لیے ان کے سرپرستوں یا ان کوخود سرکاری آفس سے تحریری اجازت نامہ لینا پڑے گا سرکار کی جانب سے اجازت حاصل کئے بغیر شادی کرنے پر انھیں قید کرلیا جائے گا اوران کی جائیداد ضبط کرلی جائے گی۔

قوانین میں بتایا گیا ہے کہ اگر روہنگیا مسلمان مرد کسی بودھ خاتون سے شادی کرنا چاہتا ہے تواس کواپنا مذہب تبدیل کرنا ہوگا اوراس کام کے لیے اسے اپنا مذہب تبدیل کرنے کا اقرارنامہ انٹرنیٹ اوراخبارات میں بطور اشتہار دینا ہوگا بصورت دیگر بودھ عورت سے شادی کی اجازت ہرگز نہیں دی جائے گی،لیکن حیران کن طور پر روہنگیا اور برمی مسلمان خواتین کو بودھ مردوں سے شادی کے لیے ''تبدیلی مذہب'' کی شرط سے آزاد قرار دیا گیا اورمحض اخبارات میں اشتہار دینے کا پابند کیا گیا۔''ڈیموکریٹک وائس آف برما'' کا کہنا ہے کہ مجوزہ نئے شادی قوانین میں برمی حکومت کی جانب بالخصوص کچلی ہوئی قوم روہنگیا کوخاص نشانہ بنایا گیا ہے ان پر شادی کے لیے پیشگی اجازت نامہ لینے کے ساتھ اب شادی کے بعد سرکار سے یہ اجازت بھی لینی ہوگی کہ وہ بچہ پیدا کرنا چاہتے ہیں شادی کے بعد انھیں ایک ہی بچہ پیدا کرنے کی اجازت دی جائے گی اوراگر انھوں نے دوسرے بچے کی خواہش کی یا سرکارکواس بارے میں علم ہوا تواس جوڑے کوگرفتار کر کے جیل بھیج دیا جائے گا اوردوسال قید کی سزادی جاسکے گی۔

اس کے علاوہ تمام مسلمان مردوں پر لازم کیا گیا ہے کہ وہ زندگی میں صرف ایک ہی شادی کرسکیں گے جبکہ اس سے قبل متمول روہنگیا مسلمان ایک سے زائد شادیاں کرتے تھے۔مجوزہ قوانین میں کہا گیا ہے کہ میانمار کے تمام باشندوں پر مذاہب کی تبدیلی کی بھی پابندی ہے اورکسی بھی مذہب میں جانے کے لیے بھی سرکاری اجازت نامہ درکار ہوگا،اجازت

کے بغیر کوئی بھی شخص اپنا مذہب تبدیل نہیں کر سکے گا۔ اناطولیہ نیوز ایجنسی کے ساتھ بات چیت میں میانمار کے کرسچن رہنما Tun Tun Oo نے مجوزہ مذہبی و شادی قوانین کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی سے تعبیر کیا ہے کہ آمرانہ حکومت کے مجوزہ قوانین کی ہر فورم پر مزاحمت کی جائے گی۔

برمی جریدے ''میانمار ٹائمز'' کا اپنی رپورٹ میں کہنا ہے کہ روہنگیا مسلمانوں کے حوالے سے بودھ بھکشوؤں کی قومی تحریک 969-movemient زوروں پر ہے اور روہنگیاؤں کے حوالے سے اب تک اپنائی جانے والی تمام حکومتی پالیسیاں اسی تحریک کے تحت بنائی جا رہی ہیں۔ جن کو میانمار حکومت طاقت کے زور پر لاگو کر رہی ہے۔

(امت کراچی، ۷ر دسمبر ۲۰۱۴ء)

روزنامہ اسلام کراچی، ۴ر دسمبر ۲۰۱۴ء کے مطابق میانمار کی وحشی فوج نے روہنگیا مسلمانوں کے بعد ملک میں مقیم دیگر ۸ر اقلیتی برادریوں کو اپنی غیر انسانی اور وحشیانہ کارروائیوں کا نشانہ بنانا شروع کر دیا ہے۔ بدھ مت فوج کے ہاتھوں ملک کے دیہی علاقوں میں رہنے والے باشندوں کے جان و مال اور عزت و ناموس محفوظ نہیں رہی برمی فوج کی انسان دشمن کارروائیوں نے اقلیتی برادری کو خوف زدہ کر دیا ہے عرب خبر رساں ادارے الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق ویمن از یونین آف میانمار آرگنائزیشن نے بتایا ہے کہ میانمار کی فوج نسلی اقلیتوں کے خلاف امتیازی سلوک روا رکھے ہوئے ہے۔

گذشتہ ۵ر ماہ کے دوران میانمار کے دیہی علاقوں میں رہنے والے نسلی اقلیتوں کی خواتین کے ساتھ فوج کے ہاتھوں زیادتی کا نشانہ بننے والیوں میں کمسن بچیاں بھی ہیں جن کی عمریں ۸ر برس سے کم تھیں زیادتی کے علاوہ اقلیتی مردوں اور بچوں کو بے جا تفتیش کے عمل سے گزارا جاتا ہے اور ہراساں کرنے کے لیے انھیں جسمانی سزائیں دی جاتی ہیں۔ بالخصوص مچھلیوں کے شکار سے وابستہ افراد کو فوج کی جانب سے سخت مظالم کا سامنا ہے، مچھیروں کو چیک پوائنٹس پر روک کر فوجی اہلکار عمدہ قسم کی مچھلیاں ان سے چھین لیتے ہیں راستہ اور مچھلیوں کو بچانے کے دیگر طریقے اپنانے کی صورت میں فوجی اہلکار ساحل تک پہنچ کر ان مچھیروں کو ڈراتے دھمکاتے ہیں۔ دیہی علاقوں میں جہاں فوج تعینات ہے وہاں کے اسپتالوں اور تعلیمی اداروں سمیت ہر قسم کے سرکاری مراکز سے اقلیتی برادریوں کو سہولیات دینے کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے بالخصوص زچگی اور خواتین اور بچوں کو لاحق ہونے والے امراض کے علاج معالجے کا استحقاق نہیں دیا جاتا۔ آرگنائزیشن کی بدلنے سربراہ ''تن تن نیو'' نے بتایا کہ علاج و معالجہ کی سہولت چھن جانے کے باعث خواتین اور بچوں کی اموات کی شرح میں نمایاں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق جن علاقوں میں زیادہ مظالم دیکھنے میں آرہے ہیں ان میں مکتیلا شہر کے مضافات شان اور کاشین اور متیکینا اور جنوبی ریاست اراکان کے منگڈ وصوبے سرفہرست ہیں۔ ان علاقوں میں فوج کی تعیناتی بدھوں کی غنڈہ تنظیموں کی دہشت گردی روکنے کی غرض سے ہوئی تھی، لیکن فوج نے بدھوں کو روکنے کی بجائے مزید مظالم شروع کر دیئے ہیں۔ نسلی امور سے متعلق عالمی تنظیم ایس ای اے او نے بتایا ہے کہ برمی فوج نے ان علاقوں میں انتہا

پسند بدھوں کوعسکری تربیت دینا شروع کردی ہے۔ بڑی تعداد میں میانمار کے بدھ بھکشوؤں کوفوج یہاں لا رہی ہے اور انھیں اسلحے سمیت ہر قسم کی جنگی تربیت دی جارہی ہے۔تربیت پانے والے بدھوں کا تعلق میانمار کی غنڈہ تنظیم ''میگ'' سے ہے یہ تنظیم میانمار میں بدھوں کے علاقہ تمام اقلیتوں کی وجود کی سخت مخالف ہے۔گذشتہ دوسال سے میانمار میں روہنگیا مسلمانوں کے خلاف نسلی فسادات کے پیچھے بھی یہی تنظیم کارفرما ہے۔ یہ میانمار پولیس اورفوج کی خصوصی ہتھیار ہے، ویمن آرگنائزیشن کے مطابق برمی فوج کی جانب سے اقلیتوں کونشانہ بنانا غیر دانستہ اور اتفاقی حادثہ نہیں بلکہ یہ سب کچھ پورے منظّم طریقے سے ہورہا ہے۔

رپورٹ کے مطابق میانمار کی مجموعی آبادی ۵رکروڑ ۱۰رلاکھ ہے۔ میانمار میں روہنگیا کے علاوہ حکومت کی جانب سے تسلیم شدہ ۸راقلیتیں آباد ہیں۔

جن میں برمی، شان، اراکان، چھن، کاچھن، مون، کیرن اور روہنگیا شامل ہیں میانمار کے اقلیتی گروپوں میں تعداد کے لحاظ سے برمی اور روہنگیا زیادہ ہیں جبکہ کیرن میانمار کی تیسری بڑی اقلیت ہے، کیرن باشندے میانمار اور تھائی لینڈ کے سرحدی علاقے کے قریب آباد ہیں روہنگیا اور برمیوں کے برعکس کیرن باشندے ۱۹۴۹ء سے میانمار کی مرکزی حکومت کے ساتھ اپنے حقوق کی جنگ جاری رکھے ہوئے ہیں اگرچہ ۱۹۷۶ء میں حکومتی لالچ میں آکر یہ گروپ مزاحمتی تحریک ختم کرنے کا اعلان کرچکا ہے تاہم حکومت کے ساتھ ان کی سرد جنگ اب تک ختم نہیں ہوئی، سرکاری اعداد وشمار کے مطابق مجموعی طور تمام اقلیتی گروپ میانمار کی مجموعی آبادی کا ۳۲رفیصد ہے جبکہ میانمار میں کام کرنے والی انسانی حقوق اور نسلی امور سے متعلق تنظیموں کا کہنا ہے کہ سرکاری اعداد شمار میں غیر بدھوں کی تعداد کم بتائی جارہی ہے حقیقت میں اقلیتی برادریوں کو بدھوں پر اعدادی برتری حاصل ہے۔ رپورٹ کے مطابق میانمار حکومت نے ملک کے مشرقی، شمالی وجنوبی علاقوں میں رواں برس فوج کی تعداد بڑھادی ہے فوج کی تعداد میں اضافے کی وجہ سے ہمسایہ ملک انڈونیشیا کی بعض اسلامی تنظیموں کی جانب سے میانمار حکومت کودی جانی والی دھمکیاں ہیں میانمار حکومت کوخوف لاحق ہے کہ اراکن اور دیگر ملحقہ علاقوں میں مسلمانوں کی جانب سے مزاحمتی کارروائیوں کا مقصد بھی اس سلسلے کی کڑی ہے۔

میانمار انتظامیہ کوخوف ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر یہ اقلیتیں میانمار میں بدھ حکومت کے خلاف کامیابی حاصل کرسکتی ہیں ویمن آرگنائزیشن کا کہنا ہے کہ میانمار میں جمہوری حکومت کے قیام کے ۴رسال گزرنے کے بعد بھی فوج سب کچھ ہے فوجی اہلکاروں کو کوئی روک ٹوک نہیں کوئی عدالت فوج کے خلاف مقدمے لینے اور بات سننے کو تیار نہیں پارلیمنٹ میں ۷۵رفیصد سابق فوجی جرنیل بیٹھے ہوئے ہیں جس کی بدولت اب تک ایسی کوئی قانونی ترمیم نہ ہوسکی جس کی رو سے اختیارات کوکم کرکے سویلین کنٹرول میں لایا جائے۔

بہر حال اس گھمبیر صورتحال میں معروف تنظیم ''جمعیت خالد بن ولید الخیر یہ'' عرصۂ دراز سے بنگلہ دیش میں موجود ارکانی مہاجرین اور اندرون برما رفاہی وسماجی خدمات سرانجام دے رہی ہے، چندخدمات وضروریات یہ ہیں۔

☆ارکانی و برمی مسلمانوں کی یہ معروف جماعت عرصہ دراز سے ممتاز علماء کی نگرانی میں خیراتی، رفاہی اور فلاحی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔

☆ بنگلہ دیش کے مختلف کیمپوں اور آبادیوں میں مقیم ارکانی مہاجرین کی ہر ممکن مدد کرنا تعلیم وتربیت کے لیے مکاتب و مدارس کا قیام، خیموں اور کمبلوں کا انتظام شادی بیاہ کا انتظام وغیرہ۔

☆ رمضان المبارک کے موقع پر ارکانی مہاجرین اور اندرون ارکان مقیم غربا کے لیے افطاری کا انتظام کرنا اور بقرہ عید کے موقع پر قربانی کے حصے بھیج کر گوشت کا انتظام کرنا۔

☆ علاج ومعالجہ کرنا کنواں اور ٹیوب ویل کے توسط سے پانی فراہم کرنا اور دیگر ضروریات زندگی کے سامان مہیا کرنا۔

☆ مختلف النوع رسائل ، اخبارات، کتابچے اور کتابیں شائع کر کے ارکانی مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کو اور برمی حکومت کی اصلی شکل کو دنیا کے سامنے پیش کرنا اور ارکانیوں کی آواز کو چاردانگ عالم تک پہنچانا۔

☆ ارکان برما کی تاریخ اور اکابرین برما کی سوانح عمری اور حالات زندگی کو منظر عام پر لانا۔

☆ تنظیم کے تحت چلنے والے مدارس (معہد الفاروق کاکس بازار۔ مدرسہ خالد بن ولیدؓ کراچی وغیرہ) کے اساتذہ وطلبہ اور عملہ وانتظامیہ وغیرہ کے جملہ اخراجات برداشت کرنا۔

فوری ضروریات: اندرون ارکان میں زخم خوردہ مسلمانوں کا علاج ومعالجہ کرنا۔ جلے ہوئے مکانات کی جگہ جھونپڑیوں اور خیموں کا انتظام کرنا۔ بیوہ عورتوں کو سہارا دینا، خاکستر شدہ مساجد و مدارس کو دوبارہ تعمیر کرنے کی کوشش کرنا برمی حکومت کے جیلوں میں مقید مسلم نوجوانوں کو رہائی دلانے کی جدوجہد کرنا ، بے سہارا لوگوں کو مالی تعاون فراہم کرنا اور ارکانیوں کے مقدمے کو عالمی عدالت میں لے جانے کی کوشش کرنا وغیرہ۔

ترسیل زر کے لیے: عبدالقدوس (1) اکاؤنٹ نمبر (0147)0010022174270010 الائیڈ بینک کے ایریا برانچ کورنگی ٹاؤن، کراچی۔

(2)Jamiat Khalid Bin Waleed Al-Kharia(Account No 14625-6) Islami Bank Coxes Bazar Branch, Bangladish.

پاکستان میں رابطہ نمبر: 0321-2268094,0336-1258654,03218236500,

بنگلہ دیش میں رابطہ نمبر: 00880-1849939729

مولانا محمد صدیق ارکانی: پوسٹ بکس: 8552 صدر 74400 کراچی، 0324-8085571